REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

183

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۹ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

یوم چہارشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۲ تبلیغ ۱۳۳۵ھ ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

آج کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کل ۲۰ فروری کے مبارک دن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نئی پختہ عمارت اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا اور اجتماعی دعا کرائی (مفصل آئندہ)

— اخبار احمدیہ —

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آنکھ اور کان کی تکلیف میں اب کافی افاقہ ہے۔ البتہ ابھی گلے میں تکلیف باقی ہے۔ — سیدہ ام مظفر احمد سلمہا اللہ تعالےٰ کے متعلق کراچی کی رپورٹ مظہر ہے کہ اب خدا کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ ڈاکٹر حمید صاحب نے آخری ٹسٹ کے بعد حالت تسلی بخش بتائی البتہ کبھی کبھی گھبراہٹ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب اور سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کو اب خدا تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

مصلح موعود کا مقدس وجود اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے

جماعت کا خدمتِ اسلام میں ہر آن ترقی کرنا اس امر کی زندہ دلیل ہے کہ مصلح موعود کے سر پر خدا کا سایہ ہے

خدا کا سایہ ابدی اور دائمی ہوتا ہے وہ غرض جس کے لئے خدا نے مصلح موعود کو بھیجا ہے بتمام و کمال — پوری ہو کر رہیگی —

یوم مصلح موعود کے مبارک موقعہ پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ۔ پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں "یوم مصلح موعود" نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر صبح ساڑھے آٹھ بجے جماعت مقامی کی طرف سے مسجد مبارک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ اور بعض دیگر احباب نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے واقعات کی روشنی میں اس امر کو نہایت خوبی سے واضح کیا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا مقدس وجود اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے نیز بتایا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں جماعت احمدیہ کا [illegible]ت اسلام میں ہر آن ترقی کرنا اور کرتے چلے جانا اس امر کی زندہ دلیل ہے کہ کلام الٰہی کے بموجب حضور ایدہ اللہ کے سر پر خدا کا سایہ ہے۔ جماعت اس سایہ کی حفاظت میں انشاء اللہ تمام خطرات کا مقابلہ کرتی ہوئی غلبۂ اسلام کے نقطۂ العین کی طرف بڑھتی چلی جائیگی۔ اور وہ عظیم الشان غرض جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے سیدنا المصلح موعود کو مبعوث فرمایا ہے بتمام و کمال پورا ہو کر رہے گی۔

آغاز کار لوکل انجمن کے قائمقام جنرل پریذیڈنٹ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سے درخواست کی۔ کہ وہ کرسی صدارت پر تشریف فرما ہو کر جلسہ کا آغاز فرمائیں۔ چنانچہ آپ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طالب علم مبشر احمد صاحب نے کی۔ بعدہ چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد صدر جلسہ نے مختصراً پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت اور اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

علوم ظاہری و باطنی

مقررین میں سے سب سے پہلے مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے اس حصہ پر روشنی ڈالی۔ کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔ آپ نے بتایا کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مقصد الہام الٰہی میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ یورپ کے پادری اور دیگر معاندین اسلام پر ظاہری علوم کا سہارا لے کر جو حملے کر رہے تھے۔ ان کا رد کیا جائے۔ اور اس کے بالمقابل قرآن مجید کے معارف بیان کرکے دنیا پر اسلام کی حقانیت ثابت کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے الہام کے بموجب سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر فرما کر دنیا میں غلبۂ اسلام کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ دوران تقریر میں مکرم مولوی صاحب نے واضح کیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ کے مقدس وجود کے ذریعہ دنیا میں جس عظیم الشان طریق پر اسلام کا دفاع اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ اس کے ہم ہی نہیں بلکہ اغیار بھی قائل ہیں۔

فضل کا نشان

بعدہ مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب نے اس امر کو واضح کیا کہ مصلح موعود کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔ اور سلسلہ کی ترقی اس کے ساتھ وابستہ ہوگی۔ اس ضمن میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد خلافت میں جماعت کی ہمہ گیر ترقی اور وقف کی تحریک مالی قربانی اندرونی فتنوں کا استیصال اشاعت اسلام کے وسیع نظام اور ربوہ کی شکل میں اشاعت اسلام کے ایک نئے مرکز کے قیام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور نہایت احسن پیرایہ میں اس امر کو واضح کیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود ہر جہت اور ہر لحاظ سے فضل کا نشان ہے۔

دعا کی تحریک

مولوی غلام باری صاحب سیف کے بعد ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے اس امر کو نہایت خوبی سے واضح فرمایا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کو دعا سے خاص تعلق ہے۔ یہ پیشگوئی خود ذکر الٰہی اور دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہوئی۔ اور اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کا یہ عظیم الشان نشان ہمیں دعاؤں کے نتیجہ میں ہی ملا۔ پس جو بشارت خاص دعاؤں اور ذکر الٰہی کے نتیجہ میں ملی۔ اس کا دن مناتے ہوئے ہمیں اس امر کو بھی خاص طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اور بالخصوص سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے پوری توجہ اور الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے چلے جائیں۔ حضور کا سایہ جماعت کے سر پر دراز سے دراز تر ہو۔ اور تا خدائی وعدے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زندگی میں ہی بتمام و کمال پورے ہو کر دجال کی برائی کو خاک میں ملا دیں اور ساری دنیا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت قائم ہو جائے۔

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء

تبلیغ

ہم نے الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں روزنامہ "نوائے پاکستان" میں سے ایک نوٹ نقل کیا تھا۔ جس میں دکھایا گیا تھا۔ کہ کس طرح بعض ہندو مخیر دولتمند دھرم کی سیوا کے لئے اپنا کثیر مال پن دان کر دیتے ہیں۔ اور کس طرح عیسائیوں کی طرف سے تبلیغ عیسائیت کے لئے بے شمار لٹریچر مختلف ممالک میں پھیلایا جاتا ہے۔

اس نوٹ میں ہندو مخیر لوگوں اور عیسائی تبلیغی سرگرمیوں کے نمونہ کو پیش کر کے صاحب تحریر نے مسلمانوں سے کچھ استفسار کئے تھے۔ جن کا ماحصل یہ تھا۔ کہ وہ اپنے دین کی تبلیغ کی خاطر اس کے مقابلہ میں کیا قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور افسوس کے ساتھ بتایا گیا تھا۔ کہ نہ تو ہمارے اغنیاء اور نہ ہمارے علمائے کرام اس طرف توجہ دے رہے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمان کیا مفلس اور کیا دولتمند کیا جاہل اور کیا اہل علم حضرات سب کے سب دین کی اشاعت اور اس کے لئے قربانیاں کرنے سے بالکل غافل ہیں۔ اور بتایا تھا۔ کہ ہمارے اغنیاء تو عیش و عشرت میں پانی کی طرح روپیہ بہا دیتے ہیں۔ مگر دین کے لئے پیسہ خرچ کرنا بھی بار سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے اہل علم حضرات کا حال ہے۔

اس ضمن میں یہ بات نہایت قابل غور ہے۔ کہ اگر کسی واحد طبقے پر اس سستی اور بے پرواہی کا الزام آتا ہے۔ تو وہ صرف اہل علم حضرات کا طبقہ ہے۔ کیونکہ یہ کلی طور پر درست نہیں ہے۔ کہ ہمارے اغنیاء یا عوام دین کے لئے مال کی قربانیاں نہیں کرتے۔ جہاں تک ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عام مسلمان جس میں امراء اور غرباء سبھی شامل ہیں۔ دین کے لئے خرچ کرنے میں اتنے ممسک نہیں ہیں۔ جتنا کہ شاید خیال کیا جاتا ہو۔ جب کبھی ہمارے لیڈروں نے اپیل کی ہے۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ جمع کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ مستورات نے اپنے زیورات بھی دے دیئے ہیں۔ اس لئے اصل بیماری یہ ہے۔ کہ ہمارے ہاں مستقل دینی اداروں کا کوئی قابل اعتماد انتظام نہیں ہے۔ اکثر ایسا روپیہ بجائے ان دینی اغراض پر خرچ ہونے کے جن کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔ کبھی صحیح طور پر خرچ نہیں ہوتا۔ بلکہ زیادہ تر خرد برد ہو جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ گذشتہ پچاس سالوں میں جتنا روپیہ مسلمانوں نے مختلف اوقات میں مختلف تحریکوں کے لئے جو مسلمانوں میں اٹھتی رہی ہیں دیا ہے۔ اگر اس کا صحیح اور جائز استعمال ہوتا۔ تو آج زیادہ نہیں تو مسلمانوں کے ہزاروں تبلیغی مشن مختلف غیر اسلامی ممالک میں کام کرتے ہوئے پائے جاتے۔

مگر یہاں ہوتا کیا ہے۔ کوئی درد دل رکھنے والا انسان ایک تحریک چلاتا ہے۔ چند دیگر لوگ بھی اس میں دلچسپی لیتے ہیں۔ عوام کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے۔ اور مالی امداد طلب کی جاتی ہے۔ جب کچھ روپیہ جمع ہوتا ہے۔ تو یار لوگ اصل کام کو تو بھول جاتے ہیں۔ اور اکثر تو خزانچی صاحب ہی سب کچھ ہضم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جب اکیلے ہی یہ لقمہ نگلا نہیں جا سکتا۔ تو حصے بخرے کر لئے جاتے ہیں۔

آپ گذشتہ پچاس سالوں پر نظر ڈالیں۔ تو آپ کو ہزاروں تحریکیں نظر آئیں گی۔ جن کا تقریباً یکساں طور پر وہی حشر ہوا۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ بے شک چند ادارے کسی قدر کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ اور اب تک بسکے رہے ہیں۔ مگر ان کا حال بھی من و مائی کے جھگڑوں کی وجہ سے خراب ہی ہے۔

الغرض حقیقی معنوں میں کوئی ادارہ ابھی تک ایسا وجود میں نہیں ہے۔ جس کو زندہ اور فعال کہا جا سکے۔ الا ماشاء اللہ۔

یہ تو ہم نے عام حالت کا ذکر کیا ہے۔ بیشک نام کے طور پر اس وقت بھی مسلمانوں میں کئی ایک تنظیمیں اور ادارے قائم ہیں۔ اور گرتے پڑتے شاید کچھ کام بھی اپنے اپنے ماحول اور وسعت کے مطابق کئے جا رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک بیرونی ممالک اور غیر مسلموں میں اشاعت دین کا تعلق ہے۔ ہمارے اہل علم حضرات کا یہ کام "صفر" سے بھی کم ہے۔ ہم نے جو "صفر" سے کم کہا ہے۔ تو یہ کوئی ادبی مبالغہ نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ ہمارے بعض اہل علم حضرات بجائے اسلام کو ایک دلاویز اور اور حقیقی قابل قبول صورت میں پیش کرنے کے موجودہ مغربی لادینی تحریکوں سے متاثر ہو کر ایک ایسے دین کی شکل میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جو صلح اور امن کے ذرائع سے نہیں۔ بلکہ جنگ و جدال اور طاقت کے سہارے کے بغیر قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے بھی بڑھ کر تحیر زا یہ امر ہے۔ کہ بعض داعیان اقامت دین تو پر امن ذرائع کو اپنے من بھاتے اسلام کی تبلیغ کے لئے اختیار کرنا اسلام کی توہین خیال کرتے ہیں۔ یہ مرض بعض حالات میں بے حد خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ چنانچہ ہم مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے رشحہ قلم کے دو نمونے یہاں پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "اگر بعد کے دنیا پرست "خلفاء" اور بادشاہوں نے اس کے خلاف کوئی عمل کیا ہے۔ تو وہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ اسلام کا قانون اسی کی اجازت دیتا ہے۔ بلکہ وہ دراصل اس کا ثبوت ہے۔ کہ یہ لوگ ایک حقیقی اسلامی حکومت کے فرائض سے ناواقف یا ان سے منحرف ہو چکے تھے۔ "رواداری" کے موجودہ تصور کو جن لوگوں نے معیار حق سمجھ رکھا ہے۔ وہ بڑے فخر کے ساتھ بادشاہوں کے یہ کارنامے داد طلبی کے لئے غیر مسلموں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ کہ فلاں مسلمان بادشاہ نے غیر مسلم معبدوں اور مدرسوں کے لئے اتنی جائیدادیں وقف کیں۔ اور فلاں کے دور میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو اپنے اپنے دین کی پرچار کی پوری آزادی حاصل تھی۔ مگر اسلامی نقطہ نظر سے یہ سب کارنامے ان بادشاہوں کے جرائم کی فہرست میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔"

(رسالہ مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۳۸، ۳۹)

(۲) "اسلام کے لئے وہ گھڑی بہت منحوس تھی۔ جب کفار کی نگاہ میں وہ اتنا بے ضرر بن گیا۔ کہ اس کی دعوت و تبلیغ کو وہ بخوشی گوارا کرنے لگے۔ اور قانون کفر کی حفاظت و نگرانی میں اسے پھیلنے کی پوری سہولتیں بہم پہنچنے لگیں۔ اسلام کے ساتھ کفر کی یہ رعایتیں حقیقت میں خوش آئند نہیں ہیں۔ یہ تو اس بات کی علامت ہیں۔ کہ اسلام کے قالب میں اس کی روح موجود نہیں رہی ہے۔ ورنہ آج کے کافر کچھ نمرود فرعون اور ابوجہل و ابولہب سے بڑھ کر نیک دل نہیں ہیں۔ کہ اس مسلم نما قالب میں اسلام کا اصلی جوہر موجود ہو۔ اور پھر بھی وہ اسے اپنی سرپرستی و حمایت سے سرفراز کریں۔ یا کم از کم اسے پھیلنے کی آزادی ہی عطا کر دیں۔ جب سے ان کی عنایات کی بدولت اسلام کی دعوت محض گلزار ابراہیم کی گلگشت بن کر رہ گئی۔ اسی وقت سے اسلام کو یہ ذلت نصیب ہوئی کہ وہ ان مذاہب کی صف میں شامل کر دیا گیا۔ جو ہر ظالم نظام تمدن و سیاست کے ماتحت آرام کی جگہ پا سکتے ہیں۔ بڑی مبارک ہو گی وہ ساعت جب یہ رعایتیں واپس لے لی جائیں گی۔ اور دین حق کی طرف دعوت دینے والوں کی راہ میں پھر آتش نمرود حائل ہو جائیگی۔ اسی وقت اسلام کو وہ سچے پیرو اور داعی ملیں گے۔ جو طاغوت کا سر نیچا کر کے حق کو اس پر غالب کرنے کے قابل ہوں گے۔"

(رسالہ مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۴۰)

ملاحظہ فرمایا جائے اس قسم کے نظریات رکھنے والے اہل علم حضرات ہیں۔ جن کو "نوائے پاکستان" کے مضمون نگار ہندوؤں اور پادریوں کا نمونہ پیش کر کے اسلام کی اشاعت وسیع کرنے کی ترغیب و تحریص دلانا چاہتے ہیں۔ کون بے وقوف ہے۔ جو ان لوگوں کو اپنے ملکوں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے گھسنے دیگا۔ اور ایسے لوگوں کے لٹریچر کو جو طریق کار کے لحاظ سے شاید اسلام کو فاشزم اور کمیونزم سے بھی زیادہ جنگجو اور تیغ و سنان کی قوت سے عالمگیر انقلاب لانے کا مدعی ہو۔ کون اپنے ملک میں پھیلنے کی اجازت دیگا؟

آج جبکہ ساری دنیا امن امن کی پکار ڈال رہی ہے۔ اقامت دین کے ہمارے یہ داعی اعلان فرما رہے ہیں۔ نہیں نہیں ہم تو تلوار کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا پر مسلط کریں گے۔ اور لطف یہ ہے کہ ؎

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

آج اگر مغربی دنیا اسلامی ممالک اور اسلام کی دشمن بنی ہوئی ہے۔ تو اس کے لئے ہمیں انہی دانشمندوں کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے اسلام کو ایک خونخوار دین کے طور پر پیش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ایسے سامان کرے گا۔ کہ دنیا اسلام کا صحیح حسین چہرہ جلد ہی دیکھ لیگی۔ اور اس کو نہ جابرانہ اور اکراہی انقلابی تحریک بلکہ سلامتی اور امن کا ایسا پیغام سمجھنے لگے گی۔ کہ جس کی نظیر کسی دین کسی مذہب کے پیغام میں نہیں ملتی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اسی غرض کے لئے جیسا کہ ہمارا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔ اور وہ اسلام کا حسین اور دلآویز چہرہ تمام دنیا کو دکھانے کے لئے اپنی بساط کے مطابق جدوجہد کر رہی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کا حامی و مددگار ہے۔ اور اپنی رحمت سے وہ ایسا اعجاز دکھائیگا۔ کہ دنیا اسلام کے سائے میں پناہ لینا ہی اپنی نجات کا ذریعہ خیال کریگی۔

ولادت

خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم شیخ بشیر احمد صاحب کے ہاں ۱۳-۱۲/۲/۵۶ کی درمیانی رات ۱۲ بجے سے قبل اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ ہر دو کی صحت بہت کمزور ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ زچہ اور بچی کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولودہ مکرم مرزا سعید بیگ صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔ خاکسار شیخ محمد الدین سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء

جلسۂ سالانہ کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

تحریکِ وقف میں اعلیٰ قابلیت رکھنے والوں کو خصوصیت سے حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے

اب وقت آگیا ہے کہ وصیت کا نظام بیرونی ممالک میں بھی جاری کیا جائے

مختلف ممالک میں مقبرہ بہشتی کی نیابت کے طور پر بہشتی مقبرے قائم کرنے کی تجویز

مساجد فنڈ۔ تعمیر ربوہ۔ اور روسی ترجمۃ القرآن کی اہمیت

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء — قسط پنجم

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ (انچارج شعبہ زود نویسی)

—— (تقریر نویس۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل) ——

فرمایا:۔

جماعت کو

مَیں نصیحت کرتا ہوں۔

(چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں) کہ ہمارے نظام میں ابھی کچھ کمزوریاں ہیں۔ یوروپین نظام ایسا ہے کہ خرابی ہوتی ہے تو پبلک دباؤ کے ساتھ حکومت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں اب تک پبلک دباؤ کی کوئی صورت نہیں نکالی گئی۔ پس ایسی کوئی تجویز سوچیں کہ آئندہ جماعت کے اندر بیداری پیدا ہو۔ اور وہ زور ڈال کے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کو ٹھیک کیا کرے فتنہ و فساد بھی نہ ہو۔ خلافت کا مقام بھی قائم رہے۔ اور جماعت کو ایسا موقعہ بھی ملے۔ کہ وہ اپنی رائے کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک کو مجبور کر سکیں۔ کہ صحیح کام کرو۔ اور وقت پر کام کیا کرو۔

اسی طرح دوستوں کو

وقف کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

اب کام اتنا بڑھ چکا ہے کہ بغیر اسکے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ میری بیماری میں بڑا خطرہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کیا۔ اس نے ناصر احمد میرے لڑکے کو توفیق دے دی اور اختر صاحب کو وقف کی توفیق دی کہ وہ نوکری سے فارغ ہو کر آگئے۔ اور ان لوگوں نے میرے پیچھے کام سنبھال لیا۔ اب خدا کے فضل سے انجمن کا کام بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ دوسرے نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

میں نوجوان کہہ رہا ہوں۔

پنشن والے

تو نوجوان نہیں رہتے۔ مگر بہر حال روح نوجوانوں کی سی ہوتی ہے۔ جو کام آتی ہے پس ان کو بھی چاہیئے کہ اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔

کم سے کم پنشن کے قریب

Preparatory to retirement

رخصت لے کر ہی آجائیں۔ ایک رانا صاحب آئے ہیں۔ جنہوں نے بیت المال کا کام سنبھالا ہے۔ اور ایک چوہدری احمد جان صاحب آئے ہیں۔ وہ بھی ملٹری میں اچھے عہدہ پر تھے۔ اور لوگ بھی آئیں۔ اور نوجوان بھی وقف کریں۔ کیونکہ اب وقت ایسا آگیا ہے۔ کہ اعلیٰ قابلیتوں کے لوگ کثرت کے ساتھ ہمارے عہدوں پر قائم ہونے چاہئیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ جماعت منظم ہو۔

میرے نزدیک اب یہ بھی

وقت آگیا ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الوصیت" میں جو رستہ کھولا تھا اس کو بھی جاری کر کے دیکھا جائے۔ یعنے چالیس مومن جس کے ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں اس کو بیعت کی اجازت دی جائے خلافت کا نظام قائم رکھنے کے لئے یہ رکھا جائے۔ کہ خلیفہ کی منظوری سے لیا ہو۔ اس طرح خلافت کا نظام بھی یکجا رہے گا اور لوگوں میں بھی ایک نیا جوش پیدا ہو جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر امریکہ اور افریقہ میں اس قسم کے آدمی مقرر کر دیئے جائیں۔ جن کو بیعت کا اختیار مقامی لوگوں کے انتخاب کے ساتھ دیا جائے۔ تو ان میں اخلاص اور زیادہ ترقی کر جائے گا۔ گویا خلافت ایک رنگ میں وہاں بھی پیدا ہو جائے گی۔ آخر جماعتوں میں امیر اور نائب امیر ہوتے ہیں۔ اس طرح اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ خلیفہ دور ہے۔ اگر ایسے لوگ

بیعت لینے پر مقرر

کر دیئے جائیں تو جماعتی لحاظ سے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ لوگوں کو بڑا شوق ہوتا ہے۔ کہ ہم نے ہاتھ پر بیعت کرنی ہے۔ اگر یہ اجازتیں دی جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا بڑا فائدہ ہوگا۔ میں نے خلیل احمد صاحب ناصر سے مشورہ کیا تھا۔ کہنے لگے کہ امریکہ میں تو یقیناً اثر ہوگا۔ کیونکہ نیگروز میں اس کا بڑا احساس ہوتا ہے۔ اگر ان کو پتہ لگے۔ کہ یہیں ایک آدمی ہمارے انتخاب کے بعد سلسلہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ بیعت لے تو ان میں جوش بہت بڑھ جائے گا۔

اس طرح میرا خیال ہے اب وقت آگیا ہے۔ کہ "الوصیت" کا وہ حکم بھی پورا کیا جائے کہ

بیرونی ملکوں میں لوگ وصیتیں کریں

تو اس مقبرہ بہشتی کے قائمقام وہاں بھی مقبرے بنائے جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو امریکہ میں لوگ اس کے خواہشمند ہیں۔ بلکہ مجھے وہاں سے اس کے متعلق درخواست بھی آچکی ہے۔ افریقہ کے لوگ بھی اس معاملہ میں بڑے جوشیلے ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک وہاں لوگ بڑی بڑی جائدادیں وقف کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور اس طرح

سلسلہ کے فنڈ بہت مضبوط

ہو جائیں گے۔ پس مختلف ملکوں میں جہاں جماعتوں کی تعداد کافی ہو جائے۔ مقبرہ بہشتی کی نیابت میں اور اس کے قائمقام مقبرہ بہشتی قائم کرنے چاہئیں۔ اور وہاں کے لوگوں کی وصیت میں یہ رکھا جائے۔ کہ وہ اس جگہ دفن کئے جایا کریں۔ اور یہ بھی رکھا جائے کہ جو اس جگہ وصیت کرے گا اس کا حق ہوگا کہ جب کبھی اس کے ورثا مالدار ہوں۔ (ابھی تو ہمارے آدمی غریب ہیں لیکن کروڑ پتیوں کا زمانہ بھی تو آنے والا ہے) تو وہاں سے اس کی لاش لاکر ہمارے یہاں

مقبرہ بہشتی میں دفن

کی جائے۔ اس طرح ان میں اور بھی جوش پیدا ہو جائے گا۔ اس طرح وہ قادیان میں بھی دفن ہو سکیں گے اس طرح ممکن ہے امریکہ سے لوگ اپنی لاشوں کو لے کر قادیان میں کثرت سے جانے لگ جائیں۔ اور اس طرح قادیان والوں کی مضبوطی کا بھی سامان ہو جائے۔ اور ربوہ کی مضبوطی کا بھی سامان ہو جائے۔

ایک بات میں جماعت کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے

مسجد فنڈ کی تحریک

کی تھی۔ ابھی ۔۔۔ ہے کہ مسجدوں کی بہت ضرورت ہے۔ مگر جماعت کی طرف سے مسجد فنڈ میں بڑی سستی ہوئی ہے۔ پس میں جماعت کو پھر کہتا ہوں کہ اس طرف توجہ کریں۔ بہت تھوڑی تھوڑی رقم ان کے ذمہ ڈالی گئی تھی جس کے ساتھ لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ آسکتا تھا۔ اور مسجدیں بن سکتی تھیں۔ مگر جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ میں دوستوں کو پھر اس تحریک میں حصہ لینے کی نصیحت کرتا ہوں تاکہ جلد سے جلد بیرونی ممالک میں مساجد قائم کی جاسکیں۔ پھر میں نصیحت کرتا ہوں کہ

ربوہ میں انڈسٹریاں

قائم کی جائیں۔ اب تک سارا ربوہ انجمن کی آمد پر آباد ہے۔ اور یہ بڑی خطرناک چیز ہے شہر اچھی طرح تبھی بنتے ہیں۔ جب ان کے اندر انڈسٹری ہو۔ پس یہاں انڈسٹریاں قائم کرنی چاہئیں۔ اور جن کو کوئی فن آتا ہو وہ یہاں آکر کام کریں۔ ایک اہم کام یہ ہے کہ روسی ترجمۂ قرآن جلد شائع کیا جائے۔ روس میں آٹھ کروڑ مسلمان ہیں۔ مگر وہ لوگ اسلام سے دور جا چکے ہیں ہمارے ایک دوست تھے جو امریکہ کی طرف سے کسی عہدہ پر مقرر تھے۔ انہیں ایک روسی کرنیل ملا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے نام سے تو پتہ لگتا ہے کہ تم مسلمان ہو۔ کیا تم قرآن پڑھا کرتے ہو کہنے لگا۔ میری دادی تو پڑھا کرتی تھی۔ لیکن مجھے کچھ نہیں پتہ کیونکہ ہمیں اب یہ زبان نہیں آتی۔ اسلئے ہم اب قرآن نہیں پڑھتے۔ ابھی کچھ لوگ امریکہ اور مصر سے وہاں گئے تھے۔ انہوں نے بھی بتایا کہ وہاں نوجوانوں کو قرآن کا بالکل پتہ ہی نہیں۔ صرف بڈھے پڑھتے ہیں۔ اور مسجدوں میں نمازوں کے لئے آتے ہیں۔ اب وہاں عربی کا رواج نہیں رہا اب اگر

قرآن کا روسی ترجمہ

وہاں چلا جائے تو یہ آٹھ کروڑ مسلمان بچ سکتا ہے۔ پس آٹھ کروڑ مسلمانوں کے بچانے کے لئے روسی ترجمہ قرآن بڑی جلدی شائع ہو جانا چاہیئے۔ میں نے اس کے لئے ہدایتیں دیدی ہیں۔ اور چوہدری صاحب کو بھی کہا ہے وہ امریکہ جاتے رہتے ہیں۔ وہ کوشش کریں کہ کوئی اچھا لائق آدمی روسی زبان کا ماہر مل جائے۔ مبلغوں کو بھی میں نے لکھوایا ہے۔ یہ خرچ بہت بڑا ہے۔ میرا خیال ہے شاید آٹھ دس لاکھ روپیہ میں یہ ترجمہ چھپے گا۔ مگر بہرحال ابھی اپنی جگہ پہ اس کے متعلق تحریک کرو۔ اگر ترجمۂ قرآن کرنے والے احتیاط سے ترجمہ کریں۔ اور خواہ مخواہ کسی

چھوڑ کر روسی نظام پر حملہ نہ کریں صرف اس

اخلاقی اور روحانی تعلیم

پر زور دیں جو قرآن کریم میں ہے۔ تو اس اخلاقی اور روحانی تعلیم میں وہ لوگ خود بخود سموئے جائیں گے۔ اور دنیا کو فائدہ پہنچ جائے گا۔ خواہ مخواہ اٹیک (Attack) سے ایک قسم کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اگر اس طرح کام کیا جائے تو میرے نزدیک بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور علاوہ اس کے اس سے یورپین لوگ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو دشمنی روسیوں سے کم ہو جائیگی اور روس بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے دوسرے ملکوں میں محبت پیدا ہو جائیگی پس روسی ترجمۂ قرآن کی طرف بہت جلد توجہ چاہیئے۔ مولوی عبد المنان صاحب اور ریسرچ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور مجھے بار بار رپورٹیں بھیجتے رہنا چاہیئے۔ ایک بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

ربوہ کی تعمیر

میں بڑی دیر ہو رہی ہے۔ میں نے چوہدری صاحب کو تحریک کی تو انہوں نے کہا کہ میں تو پہلے ہی فکر میں تھا۔ اب انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اگلے سال کے شروع میں ان کا مکان بننا شروع ہو جائے۔ باقی دوستوں کو بھی جلد جلد مکان بنانے چاہئیں۔ زمینیں بھی اب محکمہ والوں نے سستی کر دی ہیں۔ جن لوگوں کے پاس زمینیں نہیں ہیں۔ ان کو زمینیں لینی چاہئیں۔ تاکہ جلد سے جلد ربوہ کی تعمیر ہو جائے۔ مرکز اگر مضبوط ہو جائے۔ تو اسکے کئی فوائد ہوتے ہیں۔ چندے کی نگرانی بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور کالج اور سکولوں کی آبادی بھی بڑھ جاتی ہے پس دوستوں کو ربوہ میں جلد سے جلد زمینیں خریدنی چاہئیں۔ اب زمینیں سستی ہو گئی ہیں۔ اور قسطیں بھی مقرر ہو گئی ہیں۔ اسی طرح جنہوں نے زمینیں خریدی ہوئی ہیں۔ وہ

وہ تعمیر کا انتظام کریں

اور جن کو کوئی انڈسٹری آتی ہے۔ وہ یہاں انڈسٹریاں کھولیں اور جو پہلے سے ربوہ میں انڈسٹریاں جاری ہیں خصوصاً تحریک کی۔ ان کا مال خریدنے اور دوسروں کو خریدنے کی تحریک کرنے کو بھی ایک دینی خدمت سمجھیں تاکہ ان کے ذریعہ سے جماعت کے اموال بڑھیں اور اسلام کی تبلیغ ترقی کرے

اب میں سمجھتا ہوں کہ میں نے ڈاکٹری مشورہ سے بہت زیادہ تقریر کر لی ہے۔ پس میں اسی پر آج کی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

دوست دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ مجھے کل بھی کچھ بولنے کی توفیق دے دے۔ اور جلسہ خیر و عافیت سے ختم ہو جائے۔ اب آخر میں آکر میرا سر کچھ چکرانے لگا ہے ورنہ شروع میں تو میں اچھی طرح برداشت کرتا رہا ہوں۔ آئندہ بھی اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو اس سے کچھ بعید نہیں۔

اسکے بعد حضور نے السلام علیکم کہا۔ اور واپس تشریف لے گئے۔

اُمراء صاحبان ضلع انجمنہائے احمدیہ

تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

بتاریخ ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۶ء ربوہ میں انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ہوا تھا جس میں مجلس شوریٰ انصار اللہ نے فیصلہ کیا تھا کہ "انصار اللہ کا ضلع وار نظام قائم کیا جائے زعیم ضلع کے ساتھ نائب زعیم لازمی طور پر۔ چالیس یا پچاس سال کے درمیان کی عمر کا ہوا کرے"۔

اس فیصلے کی تعمیل میں آپ صاحبان کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اسلئے آپ صاحبان کو تکلیف دی جاتی ہے کہ آپ براہ مہربانی اپنے ضلع کی تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء صاحبان کو ایک تاریخ اور وقت و جگہ معین فرما کر۔ اپنے ضلع کے لئے۔ زعیم اور نائب زعیم انصار اللہ کے انتخاب کے لئے جمع فرمائیں۔ اور اس میں ایسے موزوں احباب کو اس خدمت کے لئے انتخاب کر دیا جائے۔ جو مخلص ذی اثر تنظیم انصار کے ضلع واری نظام کو چلانیکی اہلیت بھی رکھتا ہو۔ نائب زعیم لازمی طور پر چالیس و پچاس سال کی عمر کے درمیان کا ہو۔

جو تاریخ و وقت اور جگہ انتخاب کے لئے آپ مقرر فرمادیں۔ کافی عرصہ پہلے اس سے مجھے بھی اطلاع بھجوادیں اور اخبار الفضل میں بھی اعلان کرادیں تاز عماء صاحبان انصار . . . . . . انتخاب کی غرض سے وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

۲- جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں۔ وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو بھی تاکید فرمائیں۔ کہ وہ جلد سے جلد چالیس سال سے زائد عمر کے اراکین کو جمع کر کے۔ مشورہ سے مجالس انصار اللہ قائم کریں۔ اور اس کے لئے عہدہ دار انصار مثلاً زعیم۔ مہتمم رشد و اصلاح۔ مہتمم تعلیم و تربیت۔ مہتمم عمومی منتخب کر کے انکے اسماء گرامی برائے منظوری دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ میں بھجوادیں۔

جہاں پہ انصار کی تعداد تین سے زائد اور دس تک ہو۔ وہاں پر صرف زعیم کا انتخاب کافی ہوگا۔ دیگر متعدد عہداروں کے انتخاب کی ضرورت نہیں یا زیادہ سے زیادہ زعیم کی مدد کے لئے سیکرٹری انصار اللہ کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (جو آجکل صدر مرکزیہ انصار اللہ بھی ہیں) چاہتے ہیں کہ تنظیم انصار کو جلد سے جلد منظم کیا جائے۔ تا جماعت کی تعلیم و تربیت اور رشد و اصلاح وغیرہ کا کام جو اس تنظیم کے پروگرام میں خاص طور پر شامل ہے۔ عمدگی سے سر انجام پاتا رہے۔ اسلئے اس کام میں آپ صاحبان کے تعاون کی ضرورت ہے۔

(نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

بانئ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام کی آخری وصیّت

وہ راز کی بات جس کے ساتھ خدا کی ایک بہت بڑی تقدیر وابستہ ہے

(۱)

مسعود احمد

بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۶۵ سال قبل اسلام کی فتح کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے مسلمانوں کو نہایت درد بھرے الفاظ میں ایک نصیحت فرمائی تھی۔ اور اس نصیحت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اسے "آخری وصیت" اور "راز کی بات" قرار دیا تھا۔ اور واضح فرمایا تھا۔ کہ اس نصیحت کے ساتھ خدا تعالےٰ کی ایک بہت بڑی تقدیر وابستہ ہے۔ اس کے نتیجے میں یورپ اور ایشیا میں توحیدِ خالق کی ہوا چلے گی۔ اور ایک دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوگی۔ آپ کی اس عظیم الشان نصیحت کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت سنو۔ اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو۔ کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں، پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کردو۔ کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے۔ جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دوگے۔ تمہیں کچھ ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کردو۔ جب تم مسیحؑ کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کردوگے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کردوگے۔ تو اس دن تم سمجھ لو۔ کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہوسکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو۔ کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے۔ کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے۔ کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولاً انت معی وانت علی الحق المبین انت مصیب و معین للحق"

(ازالہ اوہام ص ۵۶۱ - ۵۶۲ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اس انتہائی اہم نصیحت میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے وفاتِ مسیح کے عقیدہ کی بنیادی اہمیت واضح فرمائی ہے۔ اور اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام کے غالب آنے کا دارومدار عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ تسلیم کرنے پر ہے۔ جب تک عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ نہیں مانا جائے گا۔ اس وقت تک مشرق و مغرب میں توحید کی ہوا نہیں چلے گی۔ اور دنیا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع نہیں ہوگی۔

اور یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا مامور اس زمانہ میں اس لئے مبعوث فرمایا ہے۔ کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کا وفات یافتہ ہونا ثابت کر کے دنیا کو توحید پر قائم کرے۔ اور اُسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل بنائے۔

ذیل میں ہم خود عیسائی پادریوں کی تحریرات کی روشنی میں اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ کس طرح حیاتِ مسیح کا عقیدہ اسلام کی اشاعت میں روک ثابت ہوتا ہے۔ اور عیسائی پادری خود مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرنے میں اس عقیدے سے کس قدر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حیاتِ مسیح اور عیسائی حضرات

چنانچہ امریکہ کے ایک مشہور پادری مسٹر ای۔ ڈبلیو بیتھمن (E. W. Bethmann) اپنی کتاب ("Bridge To Islam") میں اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ مسلمانوں کے سامنے عیسائیت کی تعلیم پیش کرنے کا اصل طریق کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ اسلام بہت سیدھا سادا مذہب ہے۔ اس کی اخلاقی تعلیم عام فہم اور قابلِ عمل ہے۔ اگر ہم ظاہری الفاظ پر حصر کرتے ہوئے مسیح کے اقوال سے اس کا مقابلہ کریں۔ تو کوئی عجب نہیں کہ اسلام کا ہی پلہ بھاری رہے اس لئے ہمیں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ کہ دونوں مذاہب میں سے کس کی تعلیم اچھی ہے۔ بلکہ زور اس بات پر دینا چاہیئے۔ کہ مسیحؑ کے آسمان پر زندہ ہونے کو عیسائیت میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ خدا تک پہنچنے کا اصل وسیلہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو آسمان پر خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اور جس نے ایک دفعہ پھر واپس آ کر دنیا کو راہِ نجات دکھانی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ امر خود مسلمانوں کے نزدیک مسلّم ہے۔ کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے۔ ہمیں ان کے اس عقیدہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس ضمن میں مسٹر بیتھمن اسلام کی اخلاقی تعلیم کی فضیلت کا اپنے مخصوص انداز میں ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "جہاں تک ظاہری شکل وصورت کا تعلق ہے۔ دونوں مذاہب میں زیادہ فرق نظر نہیں آتا۔ اور اگر ظاہری طور پر دونوں کا مقابلہ کیا جائے۔ تو غالباً بازی اسلام کے ہی ہاتھ رہے گی۔ مسلمانوں کا کہنا یہ ہے۔ کہ اسلام نسبتاً زیادہ سادہ۔ عام فہم اور عقل کے مطابق ہے۔ اس کے مقتضیات اور مطالبوں کو ہر شخص پورا کر سکتا ہے۔ برخلاف اس کے مسیح کے اقوال کو جو اگرچہ ایک بلند مطمحِ نظر کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اپنانا مشکل ہے۔ کوئی شخص بھی ان کے مطابق زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ یا صرف چند منتخب اشخاص کے لئے ہی ان پر عمل پیرا ہونا ممکن ہو سکتا ہے اس لئے وہ اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ اسلام اس دنیا کے لحاظ سے بہت زیادہ قابلِ عمل ہے۔" (صفحہ ۲۸۶)

یہ واضح کرنے کے بعد کہ مسلمانوں سے اسلام کی اخلاقی تعلیم یا مسیح کی الوہیت کے بارے میں براہِ راست بات نہیں کرنی چاہیئے۔ مسٹر بیتھمن نے حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی ان الفاظ میں تلقین کی ہے:۔

ترجمہ:۔ "ہمیں اس بارے میں کہ مسیحؑ کا خدا سے تعلق کس نوعیت کا تھا۔ بحث نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کے بجائے ہمیں زور اسی بات پر دینا چاہیئے۔ کہ جن عقائد پر مسیحیت کی بنیاد ہے۔ ان میں سے ایک مسیحؑ کا جی اٹھنا اور آسمان پر جانا ہے۔ اگر مسیح مرنے کے بعد جی نہ اٹھا ہو۔ اور زندہ موجود نہ ہو۔ تو پھر روئے زمین کے تمام انسانوں میں سے سب سے زیادہ ناگفتہ بہ حالت ہمارے سوا اور کسی کی نہ ہوگی۔ مسلمان مانتے ہیں۔ کہ محمدؐ فوت ہوگئے۔ اور وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ مسیحؑ زندہ ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ لیکن بچوں کی طرح یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ دیکھو میرا نبی تمہارے نبی سے افضل ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم یہ واضح کریں کہ مسیحؑ کے آسمان پر خدا کے ساتھ زندہ موجود ہونے سے روحانی طور پر کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اور اس بناء پر ہمیں کیسے کیسے روحانی وسائل میسّر آتے ہیں۔"

(صفحہ ۲۸۷ تا ۲۸۸) (باقی)

مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کی علالت

مکرم کیپٹن ڈاکٹر رمضان علی صاحب ۱۴ فروری کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں داخل کرا دیئے گئے تھے۔ فالج کا اثر ابھی موجود ہے۔ اسی طرح بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف بھی بدستور ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا (مسیح موعودؑ)

بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے سال رواں کے پہلے نو مہینوں یعنی ۳۱ جنوری ۱۹۵۶ء تک صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کی رفتار کا نقشہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔ درمیانہ درجہ کی جماعتوں کا نقشہ درج ذیل ہے۔ جن جماعتوں پر (م) کا نشان لگایا گیا ہے ان کی سال رواں کی وصولی از تسلی بخش ہے یا بہت اچھی ہے لیکن سابقہ بقایا جات کی وجہ سے ان کا نام نیچے چلا گیا ہے۔

یہ خیال رہے کہ وصولی کی رفتار کل سال کی قابل وصول رقم کے مقابلہ میں نہیں بلکہ صرف پہلے نو ماہ میں جو وصول ہونی چاہیئے تھی اس کے مطابق دکھائی گئی ہے۔ مثلاً ایک جماعت جس کا بجٹ ۵۰۰/- روپیہ ہے اس کی طرف سے پہلے نو ماہ میں ۳۷۵/- روپے وصول ہونے چاہیئے تھے۔ اگر اس کی طرف سے ۳۰۰/- روپے وصول ہوئے ہوں تو اس کی وصولی اس نقشہ میں ۸۰ فیصدی دکھائی گئی ہے، کل سال کے بجٹ کے مقابلہ میں اس کی وصولی ۶۰ فیصدی بنے گی۔

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب تین ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں جماعتوں نے ان تین مہینوں کا چندہ بھی پورا وصول کرنا ہے اور پہلے نو ماہ میں جو کمی رہ گئی ہے اور جس کا اندازہ مندرجہ ذیل نقشہ سے بخوبی لگ سکتا ہے، اس کمی کو بھی پورا کرنا ہے۔ پس میں تمام احباب سے عموماً اور عہدہ داروں سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ اپنی طرف سے جہاں تک ممکن ہو اس کار خیر کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جن چھوٹی جماعتوں کے نام بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں کئے جا سکے ان کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

احباب کو یہ امر ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ پس اس غرض کے لئے مال کی، جان کی، وقت کی، عزت کی جتنی بھی قربانی کی جائے کم ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس دوڑ میں آگے بڑھنے سے ہی مال، جان، وقت اور عزت کی وقعت پیدا ہوتی ہے۔ اور صحیح طور پر ان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ پس ہمت، دعا اور عاجزی کے ساتھ کام کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے گا۔ انشاء اللہ

ناظر بیت المال ربوہ

نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
گوٹھ حاجی قمرالدین	۱۰۰	۱۰۰	چوہڑ کانہ	۷۵	۵۳
۵/۵ ج	۱۰۰	۹۷	پنیچی	۱۰۰	۹
۹۵ گ ب صریح	۱۰۰	۱۰۰	جھول احمدیان	۷۵	۵۱
بہلول پور (سیالکوٹ)	۱۰۰	۹۱	کرم پورہ	۴۹	۷۵
کوٹ فتح خان	۹۲	۱۰۰	طالب آباد و شریف آباد	۸۳	۴۰
ناگو ڈوگر	۹۳	۱۰۰			
قلعہ صوبا سنگھ	۷۰	۱۰۰	چانگریاں	۶۳	۵۷
چک ۳۳۵ ای بی	۸۸	۱۰۰	۸۸ ج ب دھسیانہ	۶۵	۵۱
			کٹھانہ و دھیرو کے جسب	۶۱	۵۵
سوانے پور نادر آباد	۱۰۰	۳۰	۴۹ چہچہ والی	۴۵	۷۱
[illegible] (سیالکوٹ)	۹۰	۷۴	باغبانپورہ (لاہور)	۹۵	۱۵
بدیں	۱۰۰	۵۶	بہاول نگر	۶۳	۴۷
پاک پٹن	۱۰۰	۳۹	میانوال	۸۰	۳۰
ڈوڈو وکھا	۵۰	۱۰۰	صدر گوگیرہ	۴۱	۶۹
لودھراں	۱۰۰	۳۰	چک ۳۳/۱۱ ل (م)	۶۶	۴۱
بھکو بھٹی	۸۷	۶۷	لوہان	۱۰۰	×
کرونڈی	۷۳	۶۹	پسرور	۹۴	۱۲
۲۷۰ گوٹھ الفت	۴۸	۹۴	جیکب آباد	۷۲	۳۲
۵۵/۷-R محمود پور	۱۰۰	۲۳	چک جھمبرہ (م)	۲۵	۷۸
ھشروہ	۸۰	۵۷	بنوں (م)	۶۳	۳۶
پنڈ دادنخاں	۷۰	۶۱	چارسدہ (م)	۱۶	۸۲

نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ
منڈی بوریوالہ	۷۴	۲۳
مالو کے بھگت	۸۱	۱۴
۹۱/R-B بریلیانوالہ (م)	۵۴	۳۹
سنکار پور	۹۱	×
۴۳ سر شمیر روڈ (م)	۴۶	۲۱
جمال پور گوٹھ جمال دین (م)	۴۵	۴۴
دھرگ	۶۴	۲۴
دیہہ ۵۵ کھنڈ کوٹ مولا بخش	۶۳	۲۳
تنہ گوٹھی	۷۰	۱۵
خلیل مرکزی اچینی پایاں	۴۱	۴
۱۹۴/R-B لاٹھیانوالہ (م)	۴۹	۳۰
نکڑالی (م)	۵۵	۲۴
پتوکی منڈی	۲۹	۴۹
۲۹ مش	۳۶	۴۰
۳۹/D-B سرگودھا (م)	۵۴	۳۱
جگم کوٹ (م)	۶۵	۹
۹۴ ج	۳۷	۳۷
ترنگ زئی (م)	۴۲	۳۰
چونڈہ	۴۵	۲۶
پھلروان (م)	۶۳	۷
پنڈی بھاگو	۳۹	۳۰
ڈیریانوالہ (م)	۴۴	۱۷
قلعہ صوبا سنگھ	۴۳	۱۸
جیس آباد	۳۲	۲۶
۱۶۹/۷-R	۵۰	۷
نور آباد سٹیٹ	۱۹	۳۷
ہوسے والا (م)	۴۲	۳۳
۳۱۲ کھوکھووالی (م)	۱۴	۳۷
پیر کوٹ	۲۷	۲۳
کلاسوالہ	۱۷	۳۱
چاہ بھاگو والی	۴۲	۵
شادیوال خورد	۲۰	۲۶
۷۵ ج (م)	۳۰	۱۵
۲۲۳ / ۲۱۳	۲۳	۲۲
منصور آباد	×	۴۵
ڈولی	۲۲	۲۳
۸۸-B قائد آباد	۳۶	۳
جوہر آباد (م)	۲۶	۱۳
کوٹ آغا (م)	۲۷	۱۱
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۳۳	۳۰
خانپور	۳۴	۲
سکھر	۳۳	۳
ڈگری	۱۴	۲۱
کمالیہ	۲۹	۶
گوٹکی	۲۴	۶
ایمن آباد	۳۰	×
لالہ موسیٰ	۱۳	۱۷
سمبڑال	۲۴	۵

نام جماعت	وصولی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی: چندہ جلسہ سالانہ
۳۷ ج	۱۰	۲
پریم کوٹ	۰	۱۸
۲۹۵ گ ب بیدیانوالہ	۱۳	۱۲
مہدی پور کھوکھرانی (م)	۲۰	۴
کھنڈو	۲۳	×
بھلوال	۲۲	×
کوٹ قیصرانی	۲۲	×
پارہ چنار	۱۱	۹
تخت ہزارہ	۱۱	۹
چھمب المعروف احمد آباد	۱۸	۲
۳۴۷ جلیانوالہ	۱۸	۱
باٹاپور (لاہور)	۱۲	۵
تلونڈی کھجوروالی	۱۱	۴
۱۴۵/۱۰-R	۶	۹
میلسی	۱۲	۳
۵۶۵ گ ب (م)	۱۴	×
۱۳۲ اللہ آباد	۹	۵
۴۳ ج	۹	۴
خانان والی میانوالی	۱۲	×
دھاڑی منڈی	۵	۲
۸۶-۸۷ مش	۶	×
۱۲۶/R-B بھاڑنگ سالاروالا	۴	×
مدرسہ چٹھہ	۳	×
۹۳/۶-R	۱	۱
۹ منشی عبدالستار والا	۲	×
ظفر آباد سٹیٹ دیہہ بوٹھکا	۱	×
سکرود	×	×
بستی بابا جھنڈا	×	×
۶۵ P-N	×	×

اعلان دار القضاء

چوہدری دولت خانصاحب ولد بلند خاں صاحب ساکن گوڑھی چک ۴۹۷ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے چوہدری عبدالحمید خانصاحب ولد رحمت خانصاحب ساکن گڑھی موضع مذکور سے اپنا قرض واپس دلانے کی درخواست دی ہے جس کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ مبلغ ۴۲۰/- روپے چوہدری دولت خانصاحب کو چوہدری عبدالحمید خانصاحب دو ساوی قسطوں میں دیں۔ پہلی قسط ۲۱۰/- روپے ۱۹۵۶ء اور دوسری قسط ۲۱۰/- روپے آخر جنوری ۱۹۵۷ء تک ادا کی جائے گی۔

نوٹ:۔ چونکہ معمولی طریق سے اطلاع دینے میں کامیابی نہیں ہو سکی اس لئے اخبار میں اعلان کیا گیا ہے۔

ناظم دار القضاء
سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

قبرص کو داخلی خود مختاری دینے کی تجویز

تازہ اطلاع کے مطابق برطانیہ نے قبرص کو حکومت خود اختیاری دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ یاد ہوگا کہ آرچ بشپ مارکیریئس نے جو قبرص کے یونان کے ساتھ الحاق کی تحریک کے قائد ہیں۔ تقریباً یہی مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے جو شرائط پیش کی تھیں۔ اس پر لندن کابینہ کے سینئر وزراء نے غور وخوض کیا۔ قبرص کے گورنر سرجان ہارڈنگ نے اس سلسلہ میں آرچ بشپ سے نکوسیا میں بات چیت کی تھی۔

قبرص بحیرہ روم کے مشرق میں ایک جزیرہ ہے جس کا رقبہ تین ہزار پانچ سو مربع میل ہے اور آبادی ساڑھے چار لاکھ سے زائد۔ آبادی یونانیوں اور ترکوں پر مشتمل ہے یونانی ۸۰ فیصد ہیں اور ترک ۲۰ فیصد ۱۵۷۱ء میں ترکیہ نے اس جزیرے کو فتح کیا اور ۱۸۷۸ء میں برطانیہ نے برلن کانگرس میں ایک معاہدہ کی رو سے اس پر حکومت کرنے کا حق ترکیہ سے حاصل کیا۔

۱۹۱۴ء میں جب پہلی جنگ عظیم چھڑی۔ اور ترکیہ نے برطانیہ کے خلاف جرمنوں کا ساتھ دیا تو برطانیہ نے ۱۹۲۵ء میں کراؤن کالونی کی حیثیت سے اس جزیرے کا اپنی قلمرو سے الحاق کر لیا۔ اور کچھ عرصہ بعد ۱۹۳۱ء میں ۱۸۸۲ء کی قائم کردہ مجلس مقننہ توڑ دی گئی۔ اور گورنر نے قانون سازی کے اختیارات سنبھال لئے۔ اس کے بعد قبرص میں ایک تحریک ENOSTS شروع ہوئی جس کا مقصد قبرص کا یونان سے الحاق تھا اس کے برخلاف ترکی آبادی کا یہ مطالبہ رہا کہ یا تو اس پر برطانیہ ہی کا اقتدار باقی رہے یا پھر قبرص ترکیہ کو واپس کیا جائے اسلئے کہ برطانیہ نے اسے ترکیہ ہی سے حاصل کیا تھا۔

۱۹۴۶ء میں برطانیہ نے یہ اعلان کیا کہ قبرص کے لئے مجلس دستور ساز کے ذریعہ ایک نیا دستور مرتب کیا جائے گا۔ لیکن نہ حکومت خود اختیاری دی جائیگی نہ یونان سے الحاق۔ البتہ قبرص چرچ کا ایک آرچ بشپ منتخب کرنے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ بشپ لینوٹیاس کا انتخاب ہوا۔ جنہوں نے اہل قبرص کو اس مجلس دستور ساز کے مقاطعہ کا مشورہ دیا لیکن یہ آرچ بشپ جلد مرگیا۔ مجلس دستور ساز نے مئی ۱۹۴۸ء میں برطانیہ کی وہ تجاویز منظور کر لیں جن کی رو سے مجلس مقننہ کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔

قبرص کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے برطانیہ نے ۲۹ اگست کو لندن میں ایک سہ ملی کانفرنس طلب کی۔ یہ کانفرنس جس میں ترکیہ، یونان اور برطانیہ کے نمائندے شامل تھے۔ ۷ ستمبر ۱۹۵۵ء کو حالت تعطل میں ختم ہوئی۔ اس کانفرنس میں تینوں ممالک نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ برطانیہ نے مشرق وسطیٰ کے دفاع کے لئے قبرص کی اہمیت پر زور دیا۔ اور اس پر آمادگی ظاہر کی کہ ایک نیا اور معتدل دستور نافذ کیا جائے گا۔ جس کی رو سے قبرص کو داخلی طور پر آزادی اور حکومت خود اختیاری حاصل ہوگی۔ نئی اسمبلی میں منتخب ارکان کی اکثریت ہوگی اور ترکی آبادی کی مکمل نمائندگی ہوگی۔ تمام قلمدان قبرص کے وزراء کو سونپ دیئے جائیں گے۔ البتہ امور خارجہ، دفاع اور پبلک سیکورٹی گورنر کی ذمہ داری ہوگی۔ وزارت میں ترکی آبادی کی بھی متناسب نمائندگی ہوگی۔

اس سلسلہ میں برطانیہ نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ یہ سہ ملی کمیٹی۔ قبرص کے مختلف ذریت کے مفادات کے پیش نظر معینہ تجاویز پیش کرے۔ اور قبرص کے برطانیہ، یونان اور ترکیہ سے تعلقات اور ان ممالک میں رہنے والے قبرصیوں کے مفادات کی نگہبانی کے بارے میں بھی سفارشات کرے۔

ان امور پر تینوں طاقتوں کے نقطۂ نظر میں اتنا اختلاف تھا کہ ان میں سمجھوتہ نہ ہو سکا اور بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۵۵ء کو اعلان کیا گیا کہ کانفرنس حالت تعطل میں ختم ہوگئی اس کے بعد قبرص میں زبردست ہنگامے ہوئے جن سے متاثر ہو کر برطانیہ نے یہ تجویز پیش کی ہے۔

درخواست دعا

(۱) مولوی عبد المنان خانصاحب کاٹھ گڑھی چک ۲۹۷ ج ب۔ ضلع جھنگ بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام مشکلات اپنے فضل سے دور فرمائے آمین (خاکسار عبد الحکیم ربوہ)

تحریک جدید کی پہلی پانچہزاری فوج

اور

بقایا داران انیس (۱۹) سالہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تحریک جدید کے سابقون الاولون کی پہلی پانچ ہزاری فوج کی فہرست کتاب میں شائع ہونے کے لئے قریباً پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ کیا ہی مبارک ہیں وہ جو اس پانچ ہزاری فوج میں شامل ہیں اور ان کے نام اور ان کی ہر سال کی اشاعت اسلام میں دی ہوئی رقم کتاب میں درج ہوں گے اور یہ کتاب تحریک جدید کے ہر سپاہی کو جس نے انیس سال پورے ادا کئے اور ہر لائبریری میں تحریک جدید ارسال کرے گی تا ان کا نام ہمیشہ کے لئے تاریخ اسلام میں زندہ رہے۔

قریباً کے لفظ سے خاکسار کی مراد یہ ہے کہ وہ احباب جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے وہ ادا کر لیں تو ان کا نام بھی فہرست میں آ جائے گا۔ پس بقایا دار احباب اپنا انیس سالہ بقایا ۳۰ اپریل تک زیادہ سے زیادہ ۱۵ مئی تک ادا کر دیں۔

اگر اس تاریخ تک کسی بقایا دار کا بقایا ادا نہ ہوا تو اس کا نام انیس سالہ فہرست سے کٹ جائے گا۔ اور فہرست کی اشاعت کے بعد اسے دفتر پر کسی قسم کا شکوہ کرنے کا حق نہ ہوگا۔ کیونکہ انیسویں سال کے بعد اڑھائی سال کا عرصہ ہو جائے گا کہ دفتر بار بار مختلف ذریعہ سے بقایا دار ان کو توجہ دلاتا رہا۔ لیکن ۱۵ مئی تک ادا نہ کر سکے۔ تو مجبوراً افسوس کے ساتھ ان کا نام فہرست سے کٹ جائے گا۔

پس انیس سالہ بقایا دار فوری توجہ فرمائیں اور اپنا بقایا قسط وار یعنی فروری مارچ۔ اپریل اور ۱۵ مئی تک ادا کر لیں تا ان کا نام فہرست میں آ جائے

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اعلان نکاح

میرے بھائی مکرم خلیل احمد ابن عبد الحکیم صاحب کا نکاح امۃ الشکور بنت مہر الدین صاحب محلہ دار الیمن ربوہ سے بعوض چار صد روپیہ مہر پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بتاریخ ۱۴ فروری بعد نماز عصر پڑھایا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس نکاح کو احمدیت کے لئے بابرکت کرے آمین۔

الیاس احمد بمقام کیشن تحصیل وضلع سیالکوٹ

(۲) ملک محمد افضل صاحب ابن ملک برکت علی صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ لائلپور چند روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ملک محمد خورشید مقیم لائلپور

جلسہ مصلح موعود

(بقیہ ص ۱)

قوموں کا برکت پانا

بعدہٗ مشرقی افریقہ کے عمری عبیدی صاحب نے اردو زبان میں پیشگوئی کے اس حصہ پر روشنی ڈالی "کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" آپ نے کہا۔ پیشگوئی کا یہ حصہ بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح واضح کر رہا ہے۔ تبلیغ اسلام کے ذریعہ آج قریباً دنیا کا ہر ملک اور ہر قوم آپ کے وجود سے برکت حاصل کر رہی ہے۔ اس ضمن میں عمری عبیدی صاحب نے اپنے ملک کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا۔ جس طرح ساری دنیا میں ظلمت پھیلی ہوئی ہے۔ اسی طرح افریقہ میں بھی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں عیسائیت بڑی سرعت کے ساتھ لوگوں کو گمراہ کر رہی تھی۔ لیکن آج سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے وجود کی برکت سے نقشہ بدل چکا ہے۔ اب وہاں عیسائیت کی بجائے اسلام حملہ آور ہے۔ عیسائیت بری طرح شکست کھا چکی ہے۔ اور باطل اپنی تمام تو ستوں کے ساتھ بڑی سرعت سے پسپا ہو رہا ہے۔ اب وہاں حضور ایدہ اللہ کی برکت سے ایک ایسی جماعت عظیم قائم ہو چکی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کامل اور نہایت پختہ ایمان رکھتی ہے۔ اور پورے ذوق و شوق اور خلوص و مستعدی کے ساتھ تمام دینی امور کو بجا لا رہی ہے وہ پوری بصیرت کے ساتھ اس ایمان پر قائم ہیں کہ ہمارا خدا زندہ ہے۔ اور ہمارا رسول صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہے اور اسلام ہی سب سے پیارا دین ہے۔ پس افریقہ اور اسی طرح تمام دوسرے ممالک کا ایک ایک احمدی اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ بلا شک خدا کا یہ کلام سچ ہے کہ

قومیں اس سے برکت پائیں گی

جلال الٰہی کے ظہور کا موجب

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اپنی فاضلانہ تقریر میں پیشگوئی کے اس حصہ کو وضاحت سے بیان کیا "جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"۔ آپ نے بتایا کہ پیشگوئی کے اس حصہ میں یہ خبر دی گئی ہے کہ مصلح موعود کے زمانہ میں بعض ایسی علامات ظاہر ہوں گی۔ جن سے یہ امر لوگوں پر اچھی طرح ظاہر ہو جائے گا کہ خدا ہی اس دنیا کا مالک ہے۔ اور چونکہ مصلح موعود کا ظہور بہت مبارک ہوگا۔ اس لئے دنیا بالآخر ان جلالی نشانوں سے فائدہ اٹھائیگی اور اس میں رفتہ رفتہ ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اسے نجات کا ذریعہ وہی دین نظر آئے گا۔ جو مصلح موعود کا دین ہوگا۔ چنانچہ مکرم مولوی صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے عہد خلافت میں رونما ہونے والی جنگ بلقان، جنگ عظیم اور مختلف زلزلوں کا ذکر کیا۔ اور بالآخر ایٹم دور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح دنیا ایٹمی ہتھیاروں کی ہلاکت آفرینی سے خائف ہو کر امن اور اطمینان کی تلاش میں اسلام کی طرف مائل ہو رہی ہے اور مغربی دنیا میں تبلیغ اسلام کا راستہ کھل رہا ہے۔ اسی طرح آپ نے برصغیر کی آزادی اور پاکستان کے قیام کا بھی ایک الٰہی نشان کے طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ پاکستان کے قیام میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تدابیر کا بہت بڑا دخل ہے۔ آخر میں آپ نے واضح کیا کہ دنیا کو اطمینان صرف اسلام میں ہی مل سکتا ہے اور انشاء اللہ العزیز سیدنا حضرت امیر المومنین کے مبارک دور میں ہی مغرب اسلام کو قبول کر کے امن و سلامتی سے ہمکنار ہوگا۔

اسیروں کا رستگار

صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اپنی تقریر میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل دنیا کی روحانی اسیری کا نقشہ نہایت پُر درد الفاظ میں کھینچا اور پھر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر ایک نئے روحانی نظام کی بنیاد ڈالی۔ اس روحانی نظام کا قیام دراصل دنیا کے دورِ اسیری کے اختتام کا اعلان تھا۔ اس دورِ اسیری کو یکسر ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی بشارت دی اور اس کی عظیم الشان نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بتائی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود کی برکت سے آج اسلام کی نورانی شعاعیں دور دور تک پھیل کر دنیا کے تاریک گوشوں کو بھی منور کر رہی ہیں اور سرزمین مغرب کے وہ اسیر جو صدیوں سے ظلمت اور تاریکی میں پڑے ہوئے تھے روحانی آزادی حاصل کر کے گواہی دے رہے ہیں کہ فی الحقیقت سیدنا حضرت المصلح الموعود اس دنیا میں اسیروں کی رستگاری کا موجب ہیں اور وہ دن قریب سے قریب تر آ رہا ہے کہ جب روحانی اسیری کا سنگلاخ قلعہ پاش پاش ہو کر یا رہو دنیا کو امن و آزادی سے ہمکنار کر دے گا۔ اس ضمن میں آپ نے خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے پر شوکت الفاظ میں احباب جماعت کو وقف کی تحریک اور تحریک جدید کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔

زمین کے کناروں تک شہرت

شامی نوجوان السید سلیم الجابی نے اپنی تقریر میں اس امر کو واضح کیا کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ آپ نے بتایا کہ پیشگوئی کے اس حصہ کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت زمین کے کناروں تک پھیلے گی اور یہ عظیم الشان کارنامہ ہی زمین کے کناروں تک اس مصلح موعود کی شہرت کا موجب ہوگا۔ چنانچہ آج ..... پیشگوئی کا یہ حصہ پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہو کر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صداقت کو دنیا پر آشکار کر رہا ہے۔ احمدیت کا پیغام زمین کے کناروں تک ہی نہیں پہنچ چکا ہے۔ بلکہ بفضلہ تعالیٰ اب زمین کے کناروں سے لوگ چل چل کر مصلح موعود کے قدموں میں آ رہے ہیں میں خود ملک شام کا رہنے والا ہوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی برکت سے ہی مجھے قبول حق کی سعادت میسر آئی۔ ابھی آپ کے سامنے مشرقی افریقہ کے عمری عبیدی صاحب تقریر کر چکے ہیں وہ بھی ایک دور دراز ملک کے رہنے والے ہیں۔ ربوہ میں میرے اور عمری عبیدی صاحب کے علاوہ غیر ملکی طلباء کی ایک بھاری تعداد موجود ہے جو مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے مختلف ممالک کے رہنے والے ہیں ان کا یہاں ربوہ کی سرزمین میں مصلح موعود کے قدموں میں موجود ہونا اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ خدا کا موعود مصلح زمین کے کناروں تک شہرت پا چکا ہے۔ آپ نے کہا حضور ایدہ اللہ کی زندگی میں ہی اسلام ساری دنیا میں پھیل کر مشرق و مغرب کے درمیان اتحاد قائم ہوگا۔

(باقی)

اعلان نکاح

میرے لڑکے پیر جمیل احمد ریڈیو آفیسر کا نکاح بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ پشاور چھاؤنی میں عزیزہ جمیلہ بیگم بنت صوبیدار عزیز احمد صاحب کے ساتھ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مبلغ چار ہزار روپیہ مہر پر پڑھا عزیزہ جمیلہ بیگم مکرم ڈاکٹر فتح الدین صاحب پشاور کی پوتی ہے۔ اور عزیز جمیل احمد حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار پیر خلیل احمد ربوہ

درخواست دعا: میری بہن امۃ الحمید کا امتحان میٹرک یکم مارچ کو شروع ہوگا۔ بزرگان سلسلہ نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(امۃ الرشید ربوہ)